



سوال

(17) کشف کی حقیقت؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کشف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کشف: مکاشفہ کو کہتے ہیں جس میں جنت، دوزخ، ملائکہ اور عالم غیر متناہی کی باتیں مکتشف ہو جاتی ہیں۔ دیکھئے کشاف اصطلاحات الفنون (ج 2 ص 1254) عرف عام میں کشف اور الہام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

صحیح بخاری (3469) میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْنَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ ثُمَّ وَابْنُ كَانِ فِيْ أُنْتِي بِذِهِ مَشْتَمٌ فَأَيْتُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "

"تم سے پہلے امتوں میں ایسے لوگ گزرے ہیں جنہیں کشف (والہام) ہوتا تھا اور بے شک اگر اس امت (مسلمہ) میں اُن میں سے کوئی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مسلمہ میں کسی شخص کو بھی کشف والہام نہیں ہوتا۔

نواب میں کسی چیز کی بشارت یا کسی آدمی کا گمان و قیاس اس سے سراسر مختلف بات ہے۔

یاد رہے کہ جن روایات میں آیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینکڑوں میل دور سے ساریہ کو پکارا تھا: "یا ساریہ الجبل" "اے ساریہ، پہاڑ کے قریب جاؤ۔"

یہ ساری روایات اصول حدیث کی رو سے ضعیف اور مردود ہیں۔ محمد بن عجلان مدلس راوی ہیں لہذا اُن کی عن والی روایت کو ضعیف و مردود ہی سمجھا جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ کشف بھی غیب دانی کا ایک نام ہے اور امت مسلمہ میں قیامت تک کسی کو کشف یا الہام نہیں ہوتا۔

نام نہاد بزرگوں کے جن واقعات میں کشف والہام کا تذکرہ ہے، وہ سارے واقعات بے اصل اور مردود ہیں۔ (الحمدیث: 28)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى علمية

جلد 1 - كتاب العقائد - صفحہ 87

محدث فتویٰ